ہفتہ 24- اکتوبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 24-اکتوبر 1998ء 3-رجب 1419ہجری-24-اخاء 1377ہش جلد 48-83 نمبر 237

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد کو پورا کرو

حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابوحسیل سفر میں تھے کہ کفار مکہ نے ہمیں پکڑ لیا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو (تا کہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جاؤ)۔ ہم نے کہا ہم تو مدینہ جا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے ہم سے یہ عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ چلے جائیں گے اور کفار کے خلاف لڑائی میں شامل نہ ہوں گے۔ یہ عہد گو جارحانہ حملہ آوروں نے جبراً لیا تھا اور کسی معروف ضابطہ اخلاق میں اس کا ایفاء لازمی نہیں تھا مگر حضور ﷺ کو عہد کا اتنا پاس تھا کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ایک ایک سپاہی کی ضرورت تھی آپؐ نے فرمایا "تو پھر تم جاؤ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ ہم اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اس کا اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو۔ اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہو گی۔ خدا تعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آ سکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہو گی تو وہ قبول کرے گا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو۔ (-)

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 207)

یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ اس وقت تک یہ بیعت بیعت نہیں نری رسم ہے اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔

(ملفوظات جلد 3 ص 615)

اللہ کے فرمانبردار بندے اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔

ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہو گا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی۔ یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو اور بھڑکاتا اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرأت کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہے اور وہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالہ کیوں نکلتا ہے اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے اس لئے سوداگر کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں کہ افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل نہ کرے جو قانون عام نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک سچا سلسلہ ایک شخص سے چلا ہے۔ جو شخص خدا سے اقرار کرتا اور اس کو نبھاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے خدا سے اقرار کیا اور پھر اس عہد کو نبھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک دنیا ان کی طرف کھینچ کر آ گئی۔ اگر آنحضرت ﷺ اس عہد کی پابندی نہ کرتے جو آپ نے خدا سے کیا تھا تو لاکھوں انسان کیسے کھینچ سکتے تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ میں صدق کی طاقت بدرجہ کمال تھی۔ اور آپ کے صدق نے لاکھوں کو کھینچ لیا تھا۔ غور کرو لوہے کی ایک لٹھ جس قدر بوجھ اٹھا سکتی ہے جھاڑو کے ہزار تنکے اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جو لوگ محمد ﷺ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ فرق یہی ہے کہ دوسروں میں اس بات کی کمی ہوتی ہے۔

احد کی جنگ میں نتیجہ کیا ہوا تھا اور کیوں ہوا تھا۔ آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچی اور صحابہ کو بھی سخت تکلیف کا سامنا ہوا۔ اس لئے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اسی کا یہ نتیجہ خراب تھا۔

ہماری جماعت بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یاد رکھو تمہارے منہ کی باتیں اور اخلاص کا اظہار تمہیں کامیاب نہیں کرے گا جب تک ان اصول حقہ کی اور اقرار بیعت کی پابندی نہ کرو۔ جس طرح کونین مفید نہیں ہو سکتی جب تک اسی بخار میں نہ دی جائے جس میں مفید ہو سکتی ہے۔ اسی طرح تمہارا اخلاص کا اظہار بے اثر ہو گا اگر تم اخلاص کے پابند نہ ہو گے۔ (خطبات محمودہ جلد 8 ص 105-104)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

قدرت کے نظارے

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے سچے اور حیران کن واقعات

آڑے وقت کی دعا

مجھ حقیر اور ناچیز کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے کثرت کے ساتھ دعائیں کرنے کی توفیق بخشی ہے اور میری بہت سی عاجزانہ دعاؤں کو محض اپنی ازلی و ابدی اور بے پایاں رحمت سے شرف قبولیت بھی بخشا ہے میں نے اپنی التجاؤں میں قرآن کریم اور احادیث کی دعاؤں کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی آڑے وقت کی دعا سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ دعا حضرت اقدس کے ایک خط سے جو آپ نے حضرت مولانا نورالدین صاحب کے نام تحریر فرمایا ماخوذ کی گئی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں" آمین

(حیات قدسی جلد 3 ص 12)

بھدرک (اڑیسہ) میں

سلسلہ حقّہ کی تائید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت ہندوستان کے دورہ کے لئے چار افراد پر مشتمل ایک وفد بھیجا گیا جس میں خاکسار راقم مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباداللہ صاحب شامل تھے۔ ہم پہلے کلکتہ گئے۔ وہاں سے ٹاٹا نگر جمشید پور ہوتے ہوئے کیرنگ پہنچے۔ کیرنگ میں بڑی جماعت ہے جو مولوی عبدالرحیم صاحب پنجابی کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ کیرنگ کے اردگرد کے دیہات میں بھی ہم جاتے رہے۔ ایک دفعہ ایک گاؤں کی طرف جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک سانپ کا عجیب نمونہ دیکھا۔ ہم بلندی کے اوپر ایک راستہ پر جا رہے تھے اور وہ بہت بڑا سانپ نشیب میں جا رہا تھا۔ اس سانپ کے اوپر کی طرف پشت پر بالکل گلہری کی طرح دھاریاں تھیں اسی طرح اس علاقہ میں سرس کے درخت دیکھے ان کے پھول بجائے زرد اور کالے رنگ کے سرخ رنگ کے تھے اس رنگ کے پھول پنجاب وغیرہ میں نہیں ہوتے۔

کیرنگ سے ہم بھدرک پہنچے یہ خاں صاحب مولوی نور محمد صاحب کا آبائی وطن تھا۔ خانصاحب پولیس کے اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ بھدرک میں علاوہ دیگر شرفاء اور معززین کے ایک ہندو مہنت سے بھی ملاقات ہوئی جو وہاں کے رئیس تھے انہوں نے ہماری ضیافت کا انتظام بھی کیا اور اپنی وسیع سرائے میں ہمیں جلسہ کرنے اور لیکچر دینے کی اجازت دی۔ اس سرائے کے ایک حصہ میں ہندوؤں کے بت خانوں کی یادگاریں اور بتوں کے مجسمے جابجا نصب تھے۔

جب ہماری تقریریں شروع ہوئیں تو اوپر سے ابر سیاہ برسنا شروع ہو گیا۔ تمام چٹائیاں اور فرش بارش سے بھیگنے لگا۔ اس وقت احمدیوں کے دلوں میں لیکچروں میں رکاوٹ کی وجہ سے سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ میرے دل میں بھی سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور میرے قلب میں دعا کے لئے جوش بھر گیا میں نے دعا کی کہ اے ہمارے مولیٰ ہم اس معبد اصنام میں تیری توحید اور احمدیت کا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں اور مصلح موعود کے بھیجے ہوئے آئے ہیں۔ لیکن آسمانی نظام اور ابرو سحاب کے منتظم ملائکہ بارش برسا کر ہمارے اس مقصد میں روک بننے لگے ہیں۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا کہ قطرات بارش جو ابھی گرنے شروع ہی ہوئے تھے۔ طرفۃ العین میں بند ہو گئے اور جو لوگ بارش کے خیال سے جلسہ گاہ سے اٹھ کر جانے لگے تھے۔ میں نے ان کو آواز دے کر روک لیا اور کہا کہ اب بارش نہیں برسے گی۔ لوگ اطمینان سے بیٹھ کر تقریریں سنیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب کے لیکچر ہوئے اور بارش بند رہی اور تھوڑے وقت میں مطلع بالکل صاف ہو گیا۔

(حیات قدسی جلد سوم ص 24)

مینارۃ المسیح کا سنگ بنیاد

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور کرم ہے کہ جب حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود بیت اقصیٰ کے مینارۃ المسیح کی بنیاد رکھنے لگے اور چوہدری مولا بخش صاحب (والد ڈاکٹر شاہنواز صاحب ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ) نے مینارۃ المسیح کے عنوان کا کتبہ تیار کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کیا اور درخواست کی کہ اس کتبہ کو منارۃ المسیح کی پیشانی پر سامنے کی طرف لگا کر انہیں ثواب کا موقعہ دیا جائے تو سیدنا حضرت اقدس نے ان کی اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ اس موقعہ پر جب حضرت اقدس نے رفقاء کی معیت میں بیت اقصیٰ میں لمبی دعا فرمائی تو اس عبد حقیر کو بھی بفضل تعالیٰ حضرت اقدس کی معیت میں دعا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

(حیات قدسی جلد سوم ص 28)

ہو گیا آخر نمایاں فرق نور و نار کا

جب دلِ صافی میں اترا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہرِ عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اُس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر
مدّتوں جھگڑا چلا دنیا میں "نور و نار" کا

خوب بھڑکی آگ عالم بن گیا دارالفساد
ابتدا سے کام ہے ہیزم کشی اشرار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے!
بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا!

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلینؐ
خُلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا

نرغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی
خواہشِ اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا

کر دیئے سینے سپر مرتے گئے بڑھتے گئے
منہ پھرایا کفر کے ہر لشکرِ جرّار کا

آسماں شاہد ہے ہاں اب تک زمیں کو یاد ہے
کانپ جانا نعرۂ تکبیر سے کفار کا

عشق میں تحلیل روحیں چُور زخموں سے بدن
سایۂ شمشیر میں پیغام دینا یار کا

ابرِ رحمت ہو کے جب سارے جہاں پر چھا گئے
کہدیا شیطاں نے ہنس کر "زور تھا تلوار کا"

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

احمد طاہر مرزا صاحب

دس دلائل ہستی باری تعالیٰ

تعارف

یہ مختصر رسالہ پہلی بار مارچ 1913ء میں شائع ہوا۔ 20 صفحات پر مشتمل یہ رسالہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے سلسلہ کتب انوار العلوم میں 14ویں نمبر پر آتا ہے۔ اس کتاب میں دہریت کا رد کیا گیا ہے اور ان کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں مثلاً اگر خدا ہے تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتا! آپ نے رد دہریت کے دلائل قرآن کریم سے دیئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کی بنیاد اس بات پر رکھی جائے کہ وہ دکھا دیں وگرنہ تسلیم نہ کیا جائے تو اس طرح دنیا کی بہت سی اشیاء کا انکار کرنا پڑے گا اور فلاسفروں کے بقول کل اشیاء کا انکار لازمی ہے۔ حضور نے 10 دلائل ہستی باری تعالیٰ پیش فرمائے ہیں۔

خلاصہ مضامین حضور کے الفاظ میں ہی پیش ہے۔

دلیل اول سماعی دلیل

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ ..... یعنی مظفر و منصور ہو گیا وہ شخص جو پاک ہوا اور اس نے اپنے رب کا زبان سے اقرار کیا اور پھر زبان سے ہی نہیں بلکہ عملی طور سے عبادت کر کے اپنے اقرار کا ثبوت دیا لیکن تم لوگ دنیا کی زندگی اختیار کرتے ہو حالانکہ انجام کار کی بہتری ہی اصل بہتری اور دیرپا ہے (سورۃ الاعلیٰ) سب پہلی کتابوں میں یہ دعویٰ موجود ہے چنانچہ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ نے جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی اس میں بھی یہ تعلیم موجود ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مخالفین قرآن پر یہ حجت پیش کی ہے کہ اپنی نفسانی خواہشوں سے بچنے والے خدا کی ذات کا اقرار کرنے والے..... ہمیشہ کامیاب اور مظفر ہوتے ہیں اور اس تعلیم کی سچائی کا ثبوت یہ ہے کہ یہ بات پہلے مذاہب میں مشترک ہے..... قرآن کریم نے ہستی باری تعالیٰ کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی دیا ہے کہ کل مذاہب اس پر متفق ہیں..... چنانچہ جس قدر اس دلیل پر غور کیا جائے نہایت صاف اور سچی معلوم ہوتی ہے..... لیکن باوجود اس کے جس قدر تاریخی مذاہب ہیں سب اللہ تعالیٰ کے وجود پر متفق اللسان ہیں..... موجودہ مذاہب یعنی اسلام، مسیحیت، یہودیت، بدھ ازم، سکھ ازم، ہندو ازم اور زرتشتی سب کے سب ایک خدا ایلوہیم، پرم ایشور، پرم آتما، ست گرو، یا یزدان کے قائل ہی ہیں مگر جو مذاہب دنیا کے پردہ سے مٹ چکے ہیں ان کے متعلق بھی آثار قدیمہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ سب کے سب ایک خدا کے قائل اور معتقد تھے۔"

دلیل دوم۔ شہادت وجود

باری تعالیٰ

دوسری دلیل (الانعام 84، 87، 91) "یعنی ایک دلیل جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابل میں دی اور ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں تیرا رب بڑا حکمت والا اور علم والا ہے اور ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب دیئے ہر ایک کو ہم نے سچا راستہ دکھایا اور نوح کو بھی ہم نے سچا راستہ دکھایا اس سے پہلے اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان ایوب یوسف موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک اعمال میں کمال کرنے والوں کے ساتھ اسی طرح سلوک کیا کرتے ہیں۔ اور زکریا یحییٰ عیسیٰ اور الیاس کو بھی راہ دکھایا۔ اور یہ سب لوگ نیک تھے اور اسماعیل اور یسوع اور لوط کو بھی راستہ دکھایا اور ان سب کو ہم نے اپنے زمانہ کے لوگوں پر فضیلت دی۔ پھر فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ تھے کہ جن کو خدا نے ہدایت دی۔ پس تو ان کے طریق کی پیروی کر"

"سیدھی بات ہے کہ انہیں لوگوں کی بات کو وقعت دی جاوے گی جو اپنے چال چلن اور اپنے عمل سے دنیا پر اپنی نیکی اور پاکیزگی اور گناہوں سے بچنا اور جھوٹ سے پرہیز کرنا ثابت کر چکے ہیں پس ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ وہ انہیں کا تتبع کرے اور ان کے مقابل میں دوسرے لوگوں کی بات کا انکار کردے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر نیکی اور خلق پھیلانے والے گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے اعمال سے دنیا پر اپنی راستی کا سکہ بٹھا دیا تھا وہ سب کے سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہے جسے مختلف زبانوں میں اللہ یا گاڈ یا پرمیشور کہا گیا ہے۔ ہندوستان کے راستباز رامچندر، کرشن، ایران کا راستباز زرتشت، مصر کا راستباز موسیٰؑ ناصرہ کا راستباز مسیحؑ پنجاب کا راستباز نانک پھر سب راستبازوں کا سرتاج عرب کا نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو اس کی قوم نے بچپن سے صادق کا خطاب دیا..... اس کے علاوہ ہزاروں راستباز جو وقتاً فوقتاً دنیا میں ہوئے ہیں یک زبان ہو کر پکارتے ہیں کہ ایک خدا ہے اور یہی نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس سے ملاقات کی۔ اور اس سے ہم کلام ہوئے۔"

"غرضیکہ ہزاروں راستبازوں کی شہادت جو اپنے عینی مشاہدہ پر خدا تعالیٰ کے وجود کی گواہی دیتے ہیں کسی صورت میں بھی رد کے قابل نہیں ہو سکتی۔"

دلیل سوم فطرت انسان

"انسان کی فطرت خود خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایک دلیل ہے۔ کیونکہ بعض ایسے گناہ ہیں جن کو فطرت انسانی قطعی طور پر ناپسند کرتی ہے پاخانہ پیشاب اور اس قسم کی نجاستوں کے ساتھ تعلق ہے۔ جھوٹ ہے یہ سب ایسی چیزیں ہیں کہ جن سے ایک دہریہ بھی پرہیز کرتا ہے مگر کیوں؟ اگر کوئی خدا نہیں تو کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے ہر نفس میں نیکی اور بدی کا الہام کر دیا ہے پس نیکی بدی کا احساس خود خدا کی زبردست دلیل ہے۔"

دلیل چہارم مبدء و منتہیٰ

(النجم 43، 47) "یعنی یہ بات ہر ایک نبی کی معرفت ہم نے پہنچا دی کہ ہر ایک چیز کا انتہاء اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی جا کر ہوتا ہے۔ اور خواہ خوشی کے واقعات ہوں یا رنج کے وہ خدا ہی کی طرف سے آتے ہیں اور موت اور حیات سب اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اور اس نے مرد و عورت دونوں کو پیدا کیا ہے ایک چھوٹی سی چیز سے جس وقت وہ ڈالی گئی۔" ہر ایک فعل کا فاعل ہوتا ہے..... پس تمام کائنات پر اگر غور کرو گے تو ضرور تمہاری رہنمائی اس طرف ہوگی کہ سب اشیاء آخر جا کر ذات باری پر ختم ہوتی ہیں اور وہی انتہاء ہے تمام اشیاء کی اور اس کے اشارہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے..... ہر ایک سائنسدان کو آخر ماننا پڑتا ہے کہ الی ربک المنتہیٰ یعنی ہر ایک چیز کی انتہاء ہوتی ہے اور آخر ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کو وہ اپنی عقل کے دائرہ میں نہیں لا سکتے اور وہی خدا ہے۔"

دلیل پنجم۔ نظام ہستی

"یعنی بہت برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں ملک ہے وہ ہر ایک پر قادر ہے اس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ دیکھے کہ تم میں سے کون زیادہ نیک عمل کرتا ہے اور وہ غالب ہے بخشندہ ہے اس نے ساتوں آسمان بھی پیدا کئے اور ان میں آپس میں موافقت اور مطابقت رکھی ہے۔ تو کبھی کوئی اختلاف اللہ تعالیٰ کی پیدائش میں نہیں دیکھے گا...... (الملک 5-2) "بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تمام کائنات اتفاقاً پیدا ہو گئی...... اور سائنس سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ ہو سکتا ہے کہ دنیا خود بخود جڑ کر آپ ہی چلتی جائے.... لیکن ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں دیا ہے کہ اتفاقی طور سے جڑنے والی چیز میں کبھی ایک سلسلہ اور انتظام نہیں ہوتا بلکہ بے جوڑی ہوتی ہے مختلف رنگوں سے مل کر ایک تصویر بنتی ہے لیکن کیا اگر مختلف رنگ ایک کاغذ پر پھینک دیں تو اس سے تصویر بن جائے گی اینٹوں سے مکان بنتا ہے لیکن کیا اینٹیں ایک دوسرے پر پھینک دینے سے مکان بن جائے گا۔ بفرض محال اگر یہ مان لیا جائے کہ بعض واقعات اتفاقاً بھی ہو جاتے ہیں لیکن نظام عالم کو دیکھ کر کبھی کوئی انسان نہیں کہہ سکتا کہ یہ سب کچھ آپ ہی ہو گیا"

"سلطنتوں میں ہزاروں مدبر ان کی درستی کے لئے رات دن لگے رہتے ہیں لیکن پھر بھی دیکھتے ہیں کہ ان سے ایسی ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں کہ...... بعض اوقات بالکل تباہ ہو جاتی ہیں لیکن اگر اس دنیا کا کاروبار صرف اتفاق پر ہے تو تعجب ہے کہ ہزاروں دانا دماغ تو غلطی کرتے ہیں لیکن یہ اتفاق تو غلطی نہیں کرتا۔"

دلیل ششم اللہ کے منکروں کا انجام

"قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے ہیں اور یہ بھی ایک ثبوت ہے ان کے باطل ہونے کا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ماننے والوں کو ہمیشہ فتوحات دیتا ہے اور وہ اپنے مخالفوں پر غالب رہتے ہیں اگر کوئی خدا نہیں تو یہ نصرت اور تائید کہاں سے آتی ہے..... چنانچہ فرعون کا واقعہ ایک بین دلیل ہے کہ کس طرح خدا کے منکر ذلیل و خوار ہوتے رہتے ہیں۔"

دلیل ہفتم۔ اللہ کو ماننے والوں کی کامیابی

"اس کی ذات کے ماننے والے ..... ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے ان پر کوئی مصیبت نہیں آتی۔ خدا تعالیٰ کی ہستی کے منوانے والے ہر ملک میں پیدا ہوئے ہیں اور جس قدر ان کی مخالفت ہوتی ہے اتنی اور کسی کی نہیں۔ لیکن پھر دنیا ان کے خلاف کیا کر سکی۔" (رامچندر، کرشنؑ، موسیٰؑ، مسیحؑ سب کامیاب و کامران ہوئے۔)

دلیل ہشتم مجیب الدعوات

"وہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے جب کوئی انسان گھبرا کر اس کے حضور میں دعا کرتا ہے تو وہ اسے قبول کرتا ہے اور یہ بات خاص زمانہ کے متعلق نہیں بلکہ ہر زمانہ میں اس کے نظارے موجود ہوتے ہیں۔"

دلیل نہم وحی والہام

"(یہ دلیل) درحقیقت نہایت عظیم الشان دلیل ہے جو خدا تعالیٰ کے وجود کو یقینی طور پر ثابت کر دیتی ہے........ پس جبکہ ہر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک بڑی تعداد کے ساتھ ہم کلام ہوتا رہتا ہے تو پھر اس کا انکار کیوں کر درست ہو سکتا ہے اور نہ صرف انبیاء اور رسولوں کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے بلکہ اولیاء سے بھی باتیں کرتا ہے چنانچہ اس عاجز سے بھی اس نے کلام کیا۔"

دلیل دہم مجاہدات

"وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا منکر ہے اسے تو ضرور خیال کر لینا چاہئے کہ اگر خدا ہے تو اس کے لئے بہت مشکل ہو گی.... تو اسے چاہئے کہ گڑگڑا کر اور بہت زور لگا کر وہ اس رنگ میں دعا کرے کہ

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ظہور احمد صاحب

جذبۂ مروّت

انسانیت کی دولت سے مالا مال ہونا ایک اعلیٰ قسم کا وصف ہے۔ اسی کا دوسرا نام مروت ہے۔ یہ دونوں خلق آپس میں بہت حد تک ہم معنی ہیں۔ اس لئے انسانیت کا وصف رکھنے والا شخص لازماً مروت کے جذبہ سے بھی پوری طرح سرشار ہوگا۔ مروت کے بنیادی معنی کسی کا لحاظ کرنے اور اس سے خاص رعایت برتنے کے ہیں۔

جذبہ مروت انسان کے اندر اچھے اخلاق کو جنم دیتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خوش خلقی پیدا ہوتی ہے۔ اور روکھا پن دور ہوتا ہے۔ جن میں یہ وصف موجود ہوتا ہے ان کا ہر معاملہ نرمی' پیار اور محبت سے طے پاتا ہے۔ اور یوں دوسروں سے ہمدردی اور اچھے سلوک میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی بھی تعلقات میں رخنے نہیں پڑتے۔ جو لوگ اس روش کو اختیار کرتے ہیں وہ دل کے بہت حلیم ہوتے ہیں۔ یہ سختی کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ کیونکہ دوسروں کے خیال میں یہ اپنے آپ کو بالکل مٹا چکے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر کبھی انہیں کسی سے کوئی تکلیف پہنچے بھی تو اسے برداشت کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔ اور کسی قسم کی جوابی کارروائی نہیں کرتے بلکہ ایسے موقعہ پر بھی یہ لوگ اپنی طرف سے ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ پیش کرتے ہیں۔

مروت جہاں انسان کو لحاظ کرنے اور رعایت رکھنے کی تربیت دیتی ہے وہاں اس کے اندر بہادری اور جواں مردی بھی پیدا کرتی ہے۔ سختی کو برداشت کر جانا یہ بہادری ہی تو ہے۔ اگر ایسا شخص بہادری کی قوت سے عاری ہو تو لازماً مقابلے پر اتر آئے گا۔ کیونکہ اس کے لئے معمولی سی سختی بھی اپنے دل کی کمزوری کی وجہ سے برداشت کرنا مشکل ہوگی۔ پھر اس قسم کے جواں مرد لوگوں کو دوسروں کی خاطر تکلیفیں اٹھانے میں ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔ یہ قربانی کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چنانچہ کسی کو کام کرتا دیکھتے ہیں تو اول تو فوراً اسے روک کر خود اس کی جگہ کام شروع کر دیتے ہیں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو اس کا ہاتھ ضرور بٹاتے ہیں اور یوں دوسرے کی تکلیف اپنے سر اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ کسی کو بھی تکلیف اور مصیبت میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے۔ ہر ایسے موقعہ پر ہمت کر کے یہ لوگ دوسروں کو مشکلات سے نجات دلاتے ہیں۔ اور بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ خود اپنے آپ کو ایک بڑی آزمائش میں مبتلا کر لیتے ہیں۔ مگر ہمت نہیں ہارتے بلکہ نہایت بہادری سے اپنی یہ قربانی پیش کرتے ہیں۔

دوسروں کے بوجھ اٹھانے کے ساتھ ساتھ ایسے آدمی میں مروت کی بدولت سخاوت اور فیاضی جیسے اوصاف بھی جنم لیتے ہیں۔ یہ لوگ چونکہ دل کے غنی ہوتے ہیں اس لئے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں کنجوسی اور بخل سے نفرت ہوتی ہے۔ حاجت مند کی ضرورت پوری کر کے یہ دلی اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ انہیں دولت سے زیادہ مخلوق خدا سے پیار ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی خاطر خرچ اور قربانی میں ایک لذت محسوس کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان میں سے جو بظاہر غریب ہوتے ہیں وہ بھی اپنے اندر بالکل یہی جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ بھی یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے زیادہ سے زیادہ حاجت مندوں کی حاجتیں پوری کرنے کی توفیق مل جائے۔ چنانچہ جو بھی ان کے پاس روکھی سوکھی موجود ہوتی ہے اس میں سے وہ اپنے اردگرد موجود ضرورت مندوں کو دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ تڑپ اتنی شدید ہوتی ہے کہ بعض اوقات یہ لوگ خود اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر دوسروں کا خیال رکھتے ہیں۔

سخی اور فیاض شخص اپنے دل کے ہاتھوں اس بات پر مجبور ہوتا ہے کہ وہ اس دولت کو لوٹاتا رہے۔ جو اس کے پاس موجود ہوتی ہے۔ خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ مقدار میں۔ اس لئے اگر کوئی خود چل کر اس کے پاس نہیں آتا تو اس کی عادت ہوتی ہے کہ وہ آپ چل کر ضرورت مندوں تک پہنچتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ اور حیرت کی بات ہے کہ یہ لوگ اس وقت پریشان ہوتے ہیں جب انہیں خرچ کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ جب تک یہ دوسروں پر اپنا مال لوٹاتے رہتے ہیں تو خوش رہتے ہیں اور جونہی یہ سلسلہ بند ہوتا ہے تو یہ چیز ان کے لئے بے چینی کا سبب بنتی ہے۔

مروت کی صفت انسان کے اندر ایک یہ وصف بھی پیدا کرتی ہے کہ وہ کسی کا بھلا کسی معاوضے کی نیت سے نہیں کرتا بلکہ ہمیشہ بے لوث خدمت کے جذبہ سے ایسا کرتا ہے۔ ایسے آدمی کو احسان جتلانے کی عادت نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی وہ احسان کی خاطر کوئی ایسا کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ جب کسی سے کوئی نیکی کرتا ہے تو یہ سمجھ کر کرتا ہے کہ یہ بھی میری طرح خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ اس لئے مجھے ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ ایسے شخص کی نیت ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ کسی طرح میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ایک تو مخلوق خدا اسے اپنا محسن خیال کرتی ہے اور دوسرا سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا لازماً اسے حاصل ہو جاتی ہے۔ اور یوں یہ ڈھنگ اسے دونوں جانب ہمیشہ سرخرو رکھتا ہے۔

پس یہ بات تو واضح ہو گئی کہ مروت کی خصلت رکھنے والا شخص ہمیشہ عزت و وقار کی زندگی بسر کرتا ہے۔ جہاں بھی ایسے لوگ موجود ہیں آپ ان کا جائزہ لے کر دیکھ لیں معاشرے کے تمام افراد ان کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ انہیں کبھی معمولی سی بھی ذلت نہیں پہنچتی۔

لیکن وہ لوگ جن سے یہ مروت کا معاملہ کرتے ہیں انہیں بھی ان کے اس سلوک کا بھرم قائم رکھنا چاہئے۔ اول تو یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بالکل اسی طرح یہ بھی ان کا خیال رکھنے کی کوشش کریں۔ لیکن اگر ایسا نہ کر سکیں تو کم از کم تھوڑا بہت لحاظ تو ضرور کرنا چاہئے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اپنی ضرورت کے وقت تو خوب فائدہ اٹھا لیا جائے۔ اور ان کی ضرورت کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ اور ان کا تھوڑا بہت بھی خیال نہ رکھا جائے۔

پھر اس طرح بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ طریق بھی درست نہیں ہے۔ مثلاً ایک شخص مروتاً کسی کا لحاظ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ چاہتا ہے کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔ تو اس موقعہ پر سارے کا سارا بوجھ اس پر ڈال دیا جاتا ہے۔ اور خود اپنے آپ کو اس سے بالکل آزاد کر لیا جاتا ہے۔ ایسے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ پس جب بھی ایسا موقعہ پیدا ہو تو چاہئے کہ پیش کش کرنے والے آدمی کا خیال رکھا جائے۔ اس سے کچھ نہ کچھ مدد لی جا سکتی ہے۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اب سارے کا سارا کام ہی اس کے سپرد کر دیا جائے۔ اور خود اپنے آپ کو بالکل باہر نکال لیا جائے اور کہا جائے کہ اب تم جانو اور تمہارا کام جانے میں تو جا رہا ہوں۔ یہ طریق نہایت ہی نامناسب ہے۔ اس سے مروت کرنے والے کے دل کو ٹھیس پہنچے گی۔ اور مروت کا بھرم بجائے قائم رہنے کے ٹوٹ جائے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسے خود غرض لوگوں سے پھر کوئی بھی مروت کا معاملہ نہیں کرے گا۔

پس بہتر تو یہ ہے کہ مروت کا جذبہ ہم میں سے ہر ایک کے اندر موجود ہو۔ لیکن اگر اس میں کچھ کمی ہے تو کم از کم یہ وصف ضرور ہونا چاہئے کہ ہم اس خلق کی قدر کرنے والے ہوں۔ جہاں بھی یہ ہمارے سامنے ظاہر ہو تو ہم اس کی لاج رکھیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اگر اللہ نے چاہا تو ایک نہ ایک دن یہ وصف ہماری ذات میں بھی جھلکنے لگے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تاریخ عالم

کسووو میں جنگ کی تاریخ

از منہ وسطیٰ کے سربیا میں کسووو اس کا دل سمجھا جاتا تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ جنگ وجدل کا مرکز بن گیا۔

1389ء میں کسووو کی مشہور جنگ لڑی گئی جس میں عثمانی ترکوں نے سربوں کو شکست فاش دی۔ اور سرب سلطنت کے آخری بادشاہ لازر کو قتل کر دیا گیا۔

اس کے بعد اسی جگہ ترکی کی ہنگری سے جنگ ہوئی۔ یہ جنگ 1448ء میں لڑی گئی جس میں ہنگری کو بھی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

اس صدی کے شروع میں ترکی سلطنت کو زوال آنا شروع ہو گیا اور سرب ایک دفعہ پھر ترکی سے نبرد آزما ہوئے۔ پہلی جنگ بلقان (1912ء) میں ترکی کو سربوں کے ہاتھوں کئی جنگوں میں ہزیمت اٹھانا پڑی۔

1915ء میں آسٹریا نے سربیا کو شکست دے کر اس پر قبضہ کر لیا سربوں کی اکثریت نے کسووو اور البانیہ کے پہاڑوں اور جنگلات میں پناہ لی اور ہزاروں کی تعداد میں سردی' قحط کی وجہ سے راہی ملک عدم ہوئے۔ 1939ء میں اٹلی کے آمر مسولینی نے البانیہ پر قبضہ کر لیا اور البانیہ کے ساتھ کسووو کو بھی لے لیا۔

جنگ عظیم دوئم کے خاتمہ پر اٹلی کا قبضہ ختم ہو گیا اور کسووو یوگوسلاویہ کو واپس مل گیا۔ لیکن یوگوسلاویہ کے ملک میں بطور ایک خود مختار ملک کے شامل کیا گیا۔

1981ء میں البانوی طالب علموں نے مطالبہ کیا کہ کسووو کو یوگوسلاویہ کی ساتویں ریپبلک تسلیم کیا جائے جس کے نتیجہ میں کسووو میں ایمرجنسی کا نفاذ کر دیا گیا۔

1989ء میں کسووو کا خود مختاری کا درجہ ختم کر دیا گیا۔

1990ء میں کسووو کی پارلیمنٹ اور حکومت کو تحلیل کر دیا گیا اور سربیا نے کسووو کے صوبہ کو باقاعدہ طور پر اپنا حصہ بنا لیا۔

اس وقت سے سربیا اور کسووو میں کشمکش جاری ہے جو کہ عرصہ دو ماہ سے پوری جنگ میں تبدیل ہو چکی ہے۔

(ماخوذ از ڈان)

★......★......★......★

بقیہ صفحہ 3

اے خدا اگر تو ہے...... تو مجھ پر رحم کر اور مجھے اپنی طرف ہدایت کر اور میرے دل میں بھی یقین اور ایمان ڈال دے تاکہ میں محروم نہ رہ جاؤں اگر اسی طرح سچے دل سے کوئی شخص دعا کرے گا اور کم سے کم چالیس دن تک اس پر عمل کرے گا تو وہ خواہ اس کی پیدائش کسی مذہب میں ہوئی ہو اور وہ کسی ملک کا باشندہ ہو رب العالمین اس کو ضرور ہدایت کرے گا۔"

بقیہ صفحہ 5

آزاد ہونے کے باوجود ہم اپنے سابقہ اور نئے آقاؤں کے غلام رہے۔ یہ غلامی ہماری پالیسی سازی' منصوبہ بندی اور انداز فکر و عمل میں سب سے زیادہ عیاں رہی۔ ہماری سیاسیات' ہماری اقتصادیات' ہماری تہذیب' ہمارا تمدن' ہماری معاشرت' سب کچھ پر تو اغیار کا ہی تسلط قائم و برقرار رہا۔ 1947ء میں گورے حکمران تو یہاں سے رخصت ہو گئے لیکن کالے یا کاٹھے انگریز ان کی جگہ براجمان ہو گئے۔"

(ماہنامہ "راہنمائے صحت" جولائی اگست 1998ء ص 5-6)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب

شذرات

(اخبارات و رسائل سے مفید اور فکر انگیز اقتباسات)

ملت کی ترقی کاراز

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب لکھتے ہیں۔
قرآن کریم نے ملت کی بقا و استحکام اور مسلمانوں کی ترقی وعروج کاراز 'اتفاق' اور اتحاد میں رکھا۔ جب تک مسلمان ایک رہے غالب رہے۔ جب سے یہ وحدت ختم ہوئی غلبہ بھی جاتا رہا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا پر جب تک عمل کیا جاتا رہے گا دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت مسلمانوں کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی' آپ ﷺ کی تبلیغ و مساعی اور اسلام کے تدریجی ارتقاء پر نظر ڈالیں تو ہر عنوان اسلامی تاریخ کے ہر کامیاب دور کے پس منظر میں ملی وحدت اور اہل اسلام کا اتحاد کار فرما نظر آئے گا۔
(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست 97ء ص 613)

عیسائیت کی ناکامی

ڈاکٹر سرفراز نعیمی لکھتے ہیں۔
یہ امر واقعہ ہے کہ مغربی دنیا میں مسیحیت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے اور اس نے اپنے گھر میں جدید مغربی تہذیب کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ اب ان کا نشانہ صرف اقتصادی طور پر پسماندہ اقوام ہیں وہ ان کی غربت جہالت اور پسماندگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کے درمیان عیسائیت اور یہودیت کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہیں یا انہیں مکروفریب سے ان کے دین سے برگشتہ کرنے کی تدابیر کراتے رہتے ہیں اور اپنے ان مذموم اعمال کو خوبصورت ناموں سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً فروغ تعلیم' علاج معالجہ کے لئے فری ہسپتال' عوامی لائبریریاں اور دار المطالعہ وغیرہ۔ تاکہ ان سماجی اور رفاہی کاموں کی آڑ میں اپنے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔
(جنگ لاہور 19 جولائی 98ء ص 9)

☆......☆......☆......☆

غیر صحابی کے لئے رضی اللہ عنہ

ہفت روزہ الاعتصام میں سوال و جواب کے کالم میں ایک سوال اور حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب کا جواب۔

سوال نمبر1۔ کیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ صحابی کے نام کے علاوہ کسی ولی اللہ کے نام کے ساتھ استعمال کئے جاسکتے ہیں؟ کیونکہ علامہ سید رشد الدین شاہ المعروف بصاحب اللواء الثالث مرحوم کی ملفوظات جو ان کے خاص جماعتی (مرید) قاضی فتح محمد نظامانی مرحوم نے بنام "تحفۃ الجنین" (قلمی) میں ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ (یاد رہے کہ اس کا قلمی نسخہ سعید آباد سندھ میں سید بدیع الدین شاہ راشدی کی لائبریری میں موجود ہے) اس کے نقل نمبر 60 میں درج ہے کہ "حضرت مرشد کریم رضی اللہ عنہ کے پاس عرب ملک سے شہد کے دو ڈبے لائے گئے۔ ان ڈبوں میں ایک میں سے ایک مرا ہوا چوہا نکلا۔ پھر آپ کریم نے فقہی روایت کے موجب شہد میں پانی ڈلوایا اور اس کو آگ پر ابالا گیا۔ یہ عمل دو تین مرتبہ کیا گیا۔ شاید پاکی کے ارادے سے کیا ہو۔ پھر فتح محمد صاحب لکھتے ہیں کہ اچانک میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اس شہد کے شربت میں سے ایک گھونٹ پی چکے ہیں۔ میں نے حضور سے عرض کیا یہ شہد کسی حالت میں بھی پاک نہیں ہوگی۔ اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث پیش کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے اگر جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مر جائے تو وہ پلیدی والی جگہ کاٹ کر پھینک دی جائے۔ اگر گھی جما ہوا نہ بلکہ پانی کی صورت میں ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ۔ مگر دیا جلانے یا کسی دوسرے کام میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پھر آپ نے احادیث کی کتب منگا کر' حدیث شریف کے الفاظ دیکھ کر شہد کا پورا ڈبہ پھینک دیا اور جو گھونٹ پی لیا تھا اس کے متعلق افسوس کا اظہار کیا۔"
(بدیع التفاسیر' مصنف سید بدیع الدین شاہ راشدی۔ ج 3 ص 445)

جواب:۔ ارشاد باری تعالیٰ والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔ ترجمہ۔ اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں۔ سورۃ التوبہ: آیت نمبر 100 کے پیش نظر غیر صحابی پر بھی رضی اللہ عنہ کا اطلاق ہو سکتا ہے۔
(ہفت روزہ الاعتصام لاہور 11۔ ستمبر 98ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

علمی زوال کا مسئلہ

جناب مشتاق احمد قادری صاحب علمی زوال کے سلسلہ میں رقم طراز ہیں کہ:۔
آج وہ مکتب کہاں جہاں سے فراغت پانے والے جہاد زندگانی کے لئے یقین محکم' عمل پیہم' محبت فاتح عالم اور حق گوئی و بے باکی کی شمشیروں سے لیس ہوں اور "اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی" کے عین مصداق' جہاں میر کارواں کو نگہ بلند' سخن دلنواز اور جاں پرسوزکی صورت میں رخت سفر فراہم کیا جاتا ہو' اب وہ میخانہ علم کہاں جہاں دنیا کی امامت کے پیش نظر صداقت' عدالت' سخاوت اور شجاعت کے جام لنڈھائے جاتے ہوں۔ لہذا آج اگر کوئی کارواں سے ٹوٹے یا حرم سے بدگمان ہو تو وجہ صاف ظاہر ہو گی کہ میر کارواں قبائے علم تو زیب تن کئے ہوئے ہے مگر خوئے دلنوازی کے وصف سے متصف نہیں' عصر حاضر کی تعلیم نے ہمیں خرد کو سرزنش کرنے والے جنوں سے ہی بیگانہ اور لاتعلق نہیں کیا بلکہ خلوت کوہ و بیاباں میں فاش اسرار و رموز کو بھی ہماری نظروں سے مستور کر رکھا ہے حالانکہ اس "عالم نورانی" میں دانش و بینش کی ارزانی کے باعث کسی شے کا مخفی رہنا بعید از قیاس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خطیب عصر حاضر کا منطق سے سلجھا اور لغت کے بکھیڑوں اور موشگافیوں میں الجھا ہوا کلام دل کو لبھاتا تو ہے مگر لذت شوق سے اکثر بے نصیب ہوتا ہے' اپنی عمریں حصول تعلیم میں صرف کرنے کے بعد ہم قرآن و حدیث میں پوشیدہ معانی و مفاہیم کے گوہرہائے بے بہا اور گنجہائے گرانمایہ کو چھوڑ کر فروعی اختلافات میں الجھنے کو عین دانائی اور کار ثواب سمجھتے ہیں۔"
(ماہنامہ "ضیائے حرم" لاہور جولائی 98ء ص 71-72)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"معاشرتی بگاڑ کا ایک سبب"

محترمہ حافظہ عائشہ صاحبہ اپنے ایک مضمون بعنوان "تعمیر معاشرہ میں مسلمان معلم کا کردار" کے تحت لکھتی ہیں:۔
"یقین کیجئے کہ اساتذہ کی اخلاقی شعور سے بے نیازی نے اگلی نسل کو بد دیانت' خائن' لالچی بنا کر معاشرتی بگاڑ پیدا کیا۔ علمی شعور سے بے پرواہی نے نقل' سفارش اور اثر و رسوخ سے اسناد حاصل کرنے والے نالائق ڈاکٹر' انجینئر' وکیل' جج' استاد اور سائنسدان معاشرہ کو دیئے۔ جن کی بے بصیرتی اور پیشہ ورانہ مہارت میں کوتاہی نے معاشرہ میں ہر ذمہ دارانہ ڈیوٹی کا معیار گرا دیا۔
اور پھر اساتذہ کی نظریاتی شعور سے محرومی' اگلی نسل کو جب حب الوطنی' دین اسلام سے محبت' مضبوط ایمان اور جذبہ نہ دے سکی تو انہوں نے پھر ہر نظریئے' ہر پکار اور ہر نعرے کو آنکھیں بند کر کے اپنانا شروع کر دیا بغیر دیکھے کہ اس سے ہمارا ایمان خطرے میں نہیں پڑتا' یہ نظریہ ہمارے وطن کی بنیادوں کو تو نہیں مسمار کر رہا۔ چنانچہ آج کی نسل نہ مسلمان ہے اور نہ محب وطن بلکہ وہ پہلے سندھی' بلوچی اور پنجابی اور سرحدی بنی۔ بعد میں کچھ اور...... بقول اقبال

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ"

(ماہنامہ "محدث" لاہور ستمبر 1998ء ص 41)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آزادی کی منزل

جناب ڈاکٹر زاہد اشرف صاحب مدیر ماہنامہ "راہنمائے صحت" فیصل آباد لکھتے ہیں:۔
"قیام پاکستان کے بعد جوں جوں دن گذرتے گئے' اس تلخ حقیقت کا ادراک دن بدن بڑھتا چلا گیا کہ ہم تو ابھی منزل آزادی سے کوسوں دور ہیں۔ 14۔ اگست 1947ء تو درحقیقت ہماری آزادی کا نقطہ آغاز تھا جسے بہت سے لوگوں نے منزل آزادی سمجھ لیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم منزل آزادی کی سمت سفر تو کہاں جاری رکھتے' ہم نے تو رجعت قہقری کو اپنا روزمرہ بنا لیا۔ ہمارا ہر رویہ' ہر عمل' ہر اقدام' ہر پالیسی اور منصوبہ غلامانہ ذہنیت کا آئینہ دار بنتا چلا گیا۔ ہمارے پالیسی ساز غلامیت کی معراج پر فائز رہے۔ ہمارے قائدین کی بڑی اکثریت غلامانہ رویوں کو برقرار رکھنے کا موجب بنی۔ ہماری مذہبی و دینی قیادت آزاد ملک کی آزاد قوم کے لئے آزادانہ رویے اختیار کرنے کے شعور سے بہرہ مند نہ ہو سکی۔ صدیوں کی غلامی میں بگڑا ہوا ہمارے عوام کا مزاج اصلاح پذیر نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آزادی کی اساس سے بے بہرہ تو ہوئے ہی تھے' آزادی کے مفہوم سے بھی کماحقہ آشنا نہ رہ سکے۔
ہمارے وہ طبقات جن کے ہاتھوں میں ملک کی سیاسی و انتظامی باگ دوڑ رہی' فی الحقیقت وہی اس صورت حال کے اصل ذمہ دار تھے۔ انہوں نے شعوری طور پر اس ملک کو اس کی منزل سے دور لے جانے میں اہم کردار ادا کیا۔ بلاشبہ مستثنیات ان دونوں قسم کے حکمرانوں میں موجود رہیں۔ ایوان ہائے اقتدار میں فروکش ہونے والوں میں بھی ایسے اصحاب درد دل رہے جو اس ملک کی نظریاتی اساس سے مکمل وابستگی رکھتے تھے' اور انتظامی حکمرانوں میں بھی صحیح فکر کے حامل افراد جابجا موجود رہے۔ لیکن اس تلخ حقیقت سے انکار کسی کے بس کا روگ نہیں کہ دونوں قسم کے حکمرانوں کی بڑی بھاری اکثریت نہ صرف اس اساس پاکستان سے بیگانہ رہی بلکہ اس نے اپنے قول و عمل کے ذریعے اس سے بھرپور دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ اس نے اسے منہدم کرنے کی شعوری کوشش کی۔ وجہ صرف یہ تھی کہ اس کے ہاں کردار نام کی کوئی چیز ہی نہ تھی۔ اس کے ذاتی مفادات نے اسے اس ملک کی ہر چیز کو داؤ پر لگا دینے کا "حوصلہ بخشا"۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں حکمران طبقات کے ان گنت افراد کی لوٹ مار کی داستانیں زبان زد عام رہیں۔ یہ داستانیں اتنی ہوشربا ہیں کہ اشک ہائے ندامت کا سیل رواں بھی ان کی سیاہی کو مٹا نہیں سکتا' محو نہیں کر سکتا۔
اس اعتبار سے ہم اپنے پچاس سالہ سفر آزادی پر نظر دوڑائیں تو ہمارے دامن میں یاس و حسرت کے سوا کم ہی کچھ دکھلائی دیتا ہے۔ ہم نے آزاد قوم ہونے کا ثبوت دیا تو کرپشن میں' بدعنوانی میں' لوٹ مار میں' قتل و غارت میں' بے راہ روی میں' فحاشی اور بدکرداری میں۔ جب کہ دیگر اہم ترین ملک و قومی امور میں ہم نے غلامی کی "معراج" پالی۔ ظاہری طور پر
(باقی صفحہ 4 پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالحلیم سحر صاحب

مستحکم معیشت کے لئے تجاویز

کسی بھی ملک کی معاشیات کا جائزہ کے لئے درج ذیل امور مد نظر رکھے جاتے ہیں۔ یعنی داخلی پیداوار (G D P) کتنی ہے۔ اس میں کیا صورت حال ہے پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس میں زراعت کا کیا حصہ ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ صنعت کاری اپنا کتنا حصہ ڈال رہی ہے۔ بچت (Saving) کتنی ہے۔ سرمایہ کاری کتنی ہے۔ درآمد برآمد کا کیا توازن ہے۔ ادائیگیوں کی کیا صورت حال ہے یہ سب چیزیں کسی بھی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یہ عجیب اور دلچسپ اعداد و شمار ہیں کہ 97-1996ء میں پاکستان کی G D P کی ترقی کی شرح 5.4 فیصد تھی اور زرعی شعبے کی ترقی 5.9 فیصد رہی۔

گندم کی پیداوار

اس وقت سٹاک میں ایک کروڑ 90 لاکھ ٹن گندم موجود ہے جبکہ آبادی کے لحاظ سے ہماری ضرورت ایک کروڑ 62 لاکھ ٹن کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 28 لاکھ ٹن گندم ضرورت سے زائد ہے۔ قابل فکر اور قابل غور بات یہ ہے کہ پھر ہم بہت زیادہ زرمبادلہ خرچ کرکے گندم درآمد کیوں کرتے ہیں اس کے لئے دلیل یہ دی جاتی ہے کہ گندم کی کافی مقدار سمگل ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ریزروز میں کمی واقع ہو جاتی ہے دوسرا پولٹری فارمنگ اور Animal feed کے لئے بھی گندم کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے گندم درآمد کی جاتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر کم قیمت پر گندم باہر کے ممالک سے مل جائے تو کیا حرج ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ زرمبادلہ تو خرچ ہوتا ہے۔ اس کے ذخائر میں تو کمی واقع ہوتی ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اگر آج یہ خوش کن خبر ہے کہ ہم گندم کے معاملے میں خود کفیل ہو چکے ہیں تو پھر سٹاک کو محفوظ کرنے اور وافر کرنے کے لئے سمگلنگ پر سختی سے کنٹرول کرنا چاہئے۔ سمگلنگ کی لعنت نے کئی ایک شعبوں میں معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔۔ اس کے لئے موثر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس پر قابو پالیا جائے تو ملکی معیشت کافی حد تک مستحکم ہو سکتی ہے۔

پاکستان کی آبادی اس وقت 13 کروڑ پانچ لاکھ ہے۔ اگر فرض کرلیا جائے کہ ایک شخص سال میں 125 کلوگرام گندم کھاتا ہے تو کل ضرورت ایک کروڑ 62 لاکھ ٹن ہونی چاہئے جبکہ ہماری گندم کا سٹاک اس وقت ایک کروڑ 90 لاکھ ٹن ہے۔ اس طرح ہم Surplus میں ہوئے۔ یہاں موثر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

چینی کی پیداوار

اسی طرح چینی کی پیداوار بھی خدا کے فضل سے ضرورت سے زائد ہو رہی ہے اس میدان میں بھی کہا جاسکتا ہے کہ ہم خود کفیل ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ زائد پیداوار کو برآمد کرکے زرمبادلہ کمایا جاسکتا ہے اس کے لئے پھر ضرورت ہو گی کہ منصوبہ بندی کی جائے اس میں اس بات کو مد نظر رکھا جائے کہ ایک تو ہماری کوالٹی بین الاقوامی معیار کی ہو اور دوسرا بروقت اور ٹھیک ٹھیک تول کے ساتھ مال آرڈر دینے والے کو پہنچے بین الاقوامی منڈیوں پر اپنا ایک نام اور اعتماد قائم کرنا چاہئے۔ ایسے افراد یا فرموں کو برآمد اور درآمد کے لائسنس جاری کئے جائیں جن کی نیک نامی اور ایمانداری مسلمہ ہو اور جو وطن سے بے غرض محبت رکھنے والے ہوں۔ اور تجارت کے معاملہ میں اسلام کے سنہری اصولوں پر سختی سے قائم رہنے والے ہوں۔

سرمایہ کاری

آج جو صورت حال درپیش ہے اس کی وجہ معیشت کو فارن اکاؤنٹس کے منجمد ہونے کا دھکا ہے۔ پہلے چونکہ ان اکاؤنٹس کے بارہ میں بار بار گارنٹی دی گئی تھی لیکن اچانک سارا اعتماد خراب کرلیا گیا۔ اس کی وجہ سے سرمایہ کاری کا عمل بھی رک گیا ہے اور بینک فارن کرنسی سے بالکل خالی پڑے ہیں۔ سرمایہ کاری کسی بھی صحت مند معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر یہ رک جائے تو معیشت زبوں حالی کا شکار ہو جاتی ہے۔ ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ سرمایہ کاری کا عمل تیز ہو اس سے پوری معیشت میں دولت حرکت کرے گی پیداوار میں اضافہ ہو گا صنعتی میدان میں ترقی ہو گی اس طرح پوری معیشت پر نہایت خوشگوار اثرات پڑیں گے۔

خدا کے فضل سے پاکستانی قوم میں بے شمار صلاحیتیں موجود ہیں۔ اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں ایک بڑی تعداد پاکستانیوں کی موجود ہے اور سب قوم اور وطن سے بڑی محبت کرتے ہیں اگر ان کا اعتماد بحال کر دیا جائے اور ان کو فارن کرنسی کے معاملہ میں دلکش رعایتیں دی جائیں تو اتنا زرمبادلہ پاکستان میں آئے گا پھر قرضے لینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو گی۔

خداتعالیٰ نے اس ملک کو بے شمار نعمتوں اور وسائل سے نوازا ہے اگر نیک نیتی، محنت، لگن، جذبہ اور ایمانداری سے ان سے فائدہ اٹھایا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ ہم ہر شعبے میں خود کفیل ہو جائیں بلکہ ہماری برآمدات بین الاقوامی مارکیٹ میں سرفہرست ہوں۔

پاکستان میں 97-1996ء میں ہماری سرمایہ کاری بطور فیصدی G D P 17.5 تھی اور ہماری Saving- 11.5 فیصد تھی۔ سرمایہ کاری اور بچت دونوں کے لئے لمبی اور بڑی منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

زرمبادلہ

ایک اور اہم فیکٹر (Factor) غیر ملکی کرنسی یعنی زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہے چونکہ ہمارا روپیہ ڈالر کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے ہمارے پاس ڈالر بہت زیادہ ہونے چاہئیں کیونکہ اشیاء منگوانے کے لئے ڈالرز کی ضرورت ہو گی ان میں ضروری اشیاء بھی شامل ہیں اور ساتھ ساتھ طبی آلات، مشینری، زرعی آلات زرعی ادویات اور صنعتی سامان وغیرہ۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور یہ بہت عجیب بات ہو گی کہ ایک زرعی ملک ہونے کے لحاظ سے ہم اجناس درآمد کریں۔ زرعی شعبہ میں انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے کاشتکار کو فصلوں کی پیداوار کا معقول معاوضہ ملنا چاہئے۔ حکومت نے جیسے گندم کی قیمت خرید میں اضافہ کیا ہے اس کی وجہ سے گندم کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح دوسری اجناس کے لئے بھی دلکش سہولتیں اور ریلیف ملنا چاہئے۔

کاشتکار کو اس کی اجناس کی بروقت قیمت ملنی چاہئے۔ ہمارے ہاں کئی کئی سال کاشتکار ادائیگی کے لئے دھکے کھاتا پھرتا ہے۔ خاص طور پر گنے کی قیمت کے لئے اسے بہت خراب ہونا پڑتا ہے اس کی ادائیگی بروقت اور یقینی بنانا چاہئے۔

نہری نظام

پاکستان کا نہری نظام دنیا کا بہترین نظام ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس نظام کو بہتر بنایا جائے اور جہاں پر یہ سہولت نہیں پہنچ سکتی وہاں ٹیوب ویل لگا کر کاشتکار کو پانی مہیا کیا جائے۔

جو زمین بالکل فارغ پڑی ہے اس کو منصوبہ بندی کے ساتھ زیر کاشت لا کر ملک کی مجموعی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ بجلی کاشت کار کو بہت سستی ملنی چاہئے اس کے لئے خاص رعائیت دینی ہو گی اس طرح پیداوار میں بہت زیادہ اضافہ ہو گا ایک تو بجلی چوری بچ جائے گی اور دوسرا اس کا صحیح مصرف ہو گا۔

سڑکوں کا نظام

سڑکوں کا نظام بہتر سے بہتر کرنا ضروری ہے۔ دیہات سے شہروں تک مال لانے کے لئے ٹرانسپورٹ بہت اہمیت رکھتی ہے اس کے لئے انقلابی پروگرام شروع کرکے عمل درآمد کرنا چاہئے تاکہ مال اور اشیاء بروقت مارکیٹ میں آجائے اور کاشتکار کو مشکل نہ پیش آئے اور اشیاء خراب ہونے سے بچ جائیں۔

گودام

اجناس کو سٹور کرنے کے لئے جدید سہولتوں سے مزین گودام بننے چاہئیں۔ اس چیز کا ہمارے ہاں بہت فقدان ہے ہر سال لاکھوں ٹن گندم خراب ہو جاتی ہے۔

چھوٹے چھوٹے ڈیم

ہمارے ہاں سیلابوں سے بھی بڑی تباہی پھیلتی ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ دریاؤں کے پانی کو باقاعدہ لمبی منصوبہ بندی کرکے کنٹرول کیا جائے اور زائد پانی کا صحیح مصرف یقینی بنایا جائے موزوں جگہوں پر چھوٹے چھوٹے ڈیم بنانے چاہئیں۔ اس سے دو فوائد حاصل ہوں گے ایک تو بجلی حاصل ہو گی اور دوسرا زائد پانی ضائع ہونے سے بچ جائے گا۔

عمدہ اور معیاری بیج

زراعت کے شعبہ میں ایک اہم چیز عمدہ اور معیاری بیج ہے۔ اس کی سپلائی بروقت ہو تاکہ فصل ٹھیک وقت پر کاشت ہو۔ اس کے لئے بڑے بڑے ادارے اور تجربہ گاہیں قائم کی جائیں گو کہ فیصل آباد زرعی یونیورسٹی زراعت کے میدان میں بہت اہم کردار ادا کررہی ہے لیکن اس طرح کے مزید بڑے اداروں کا قیام ضروری ہے۔ جہاں پر نئے سے نئے تجربات ہوں اور فصلوں میں اضافہ اور ان کو بیماریوں سے بچانے کے لئے کام ہو۔ گندم، چاول، کپاس تین نہایت اہم فصلیں ہیں ان کی پیداوار کی طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ گنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے اس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے بھی اقدامات ضروری ہیں۔

بینکنگ کا نظام

کسی بھی ملک کی معیشت کو درست رکھنے اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے بینکنگ کا نظام بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ کہ پاکستان میں مربوط بینکوں کا نظام موجود ہے لیکن اس میں بھی اصلاح کی ضرورت ہے قرضوں کا اجراء اور ان کی بروقت وصولی کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے ضروری ہیں۔ قرضوں کی واپسی نہ ہونے کی وجہ سے یہ نظام بگڑتا ہی چلا جارہا ہے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس نظام کو سیاسی وابستگیوں سے بالکل پاک کرنا ہو گا اس کے بغیر اسے بچایا نہیں جا سکتا۔

بین الاقوامی منڈیاں

بین الاقوامی منڈیوں میں اثرورسوخ، مال کی کوالٹی اور معیار کی وجہ سے بڑھایا جاسکتا ہے۔ آج عالمی سطح پر بہت سخت مقابلہ ہے اس دوڑ میں برابر کا شریک ہونے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جب برآمدات میں اضافہ ہو گا تو زرمبادلہ کے ذخائر بڑھیں گے اس سے سرمایہ کاری ملک کے اندر زیادہ ہو گی جس سے زرعی اور صنعتی دونوں پیداواریں بڑھیں گی۔ سفارتی میدان میں بھی اپنا رویہ اور کردار بہت زیادہ بنانے کی ضرورت ہے۔ یہ تعلقات ہی ہوتے ہیں جو ملک کے اندر غیر ملکی سرمایہ کاری کو فروغ دیتے ہیں اور پھر آپ کی اشیاء کو منڈیوں میں خریدتے ہیں۔ بھارت اس معاملے میں ہم سے بہت آگے ہے۔ اس کا خاص طور پر عرب دنیا اور یورپ میں بہت اثرورسوخ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

بے روزگاری

بے روزگاری خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے اسے ختم کرنے یا کم کرنے کے لئے ہنگامی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ایسے اقدامات کرنے چاہئیں کہ کوئی بھی نوجوان بے روزگار نہ رہے۔ اس طرح معاشرے میں بے چینی کی کیفیت نہیں رہے گی۔

سیاسی اور سماجی حالات

کسی بھی معیشت کو مستحکم کرنے کے لئے ملک کے سیاسی اور سماجی حالات بہترین ہونے چاہئیں لیکن بدقسمتی سے ہم دونوں میدانوں میں پستی کی طرف جا رہے ہیں۔ ملک میں اچھی اور مضبوط حکومت ہوگی تو ہر شعبے میں ترقی ہوگی عوام خوشحال ہوں گے ان کے سماجی حالات اور تعلقات درست ہوں گے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا۔

معاشرتی اور سماجی عدم استحکام نے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں اس طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔ یہ ملک ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال ہے ان کا درست استعمال اور ان سے فائدہ حاصل کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے آگے آئیں اور اس ملک کی تقدیر بدل دیں۔

مساوات و انصاف

اگر ملک میں عدم مساوات اور بے انصافی ہو گی تو افراتفری کا دور دورہ ہوگا۔ عوام میں بے چینی اور بے یقینی کی صورت حال ہو گی نہ تو وہ کام کر سکیں گے اور نہ محنت اس وجہ سے ملکی پیداوار میں اضافہ نہیں ہوگا۔ صنعتی اور زرعی ترقی کی رفتار سست پڑ جائے گی۔ اس طرف توجہ کی اشد ضرورت ہے۔

آبادی میں اضافہ

آبادی میں تیزی سے اضافہ بھی معیشت کے استحکام میں رکاوٹ بن رہا ہے کیونکہ آبادی روز بروز خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہو رہا۔ یاد رہے پیداوار کی شرح آبادی کی شرح سے زیادہ ہونی چاہئے۔

ایک اور اہم بات جو آج مدنظر رکھنی بہت ضروری ہے وہ اداروں میں سیاسی وابستگیاں ہیں جن کی وجہ سے غیر جانبداری نہیں رہی اور منصوبے سیاست کی نظر ہو جاتے ہیں جس سے بنیادی سہولتوں میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان سب اداروں کو سیاسی لحاظ سے کسی بھی سیاسی وابستگی سے پوری طرح آزاد کر دینا چاہئے۔

ان سب تجاویز اور اقدامات کے باوجود ہم مکمل طور پر ان مسائل پر قابو نہیں پاسکتے جو اس وقت درپیش ہیں۔ آج سوال یہ ہے کہ ہم ان خطرناک حد تک بڑھتے ہوئے مسائل پر کیوں قابو نہیں پاسکتے اور مسلسل گراف نیچے گرتا چلا جا رہا ہے جبکہ دوسری اقوام ہم سے کئی سو سال آگے ہیں اور وہ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور ہر روز ترقی کی بے مثال منازل طے کر رہے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

محترم عبداللطیف تاثیر صاحب انتقال فرماگئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے پرانے صحافی' اخبارات و رسائل کے مالک محترم عبداللطیف تاثیر صاحب 19- اکتوبر 1998ء کو صبح پونے چھ بجے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 72 برس تھی۔

موصوف کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں 22- اکتوبر کو صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ اور کارکنان جماعت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

محترم تاثیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے پرانے صحافی تھے آپ پندرہ روزہ "اپنا گھر" کے مدیر اور ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ کے مالک رہے۔ آپ نے ساری عمر صحافت کے پیشے سے وابستہ رہ کر گزاری اس کے علاوہ آپ نے ایک ہاؤسنگ سوسائٹی بھی بنائی جس کا نام سندھ گورنمنٹ کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی تھا۔ اس کا آغاز 1974ء میں ہوا۔ یہ حکومت سندھ کے ملازمین کے لئے کم لاگت کے مکانات فراہم کرتی تھی۔ اس سوسائٹی کے تحت نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب رسالہ اپنا گھر شائع کیا جاتا تھا۔ جماعتی سطح پر کراچی میں محترم تاثیر صاحب کو کئی جہات سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

موصوف نے اپنی یادگار اپنی بیوہ محترمہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ ایڈیٹر ماہنامہ مسرت ڈائجسٹ کے علاوہ تین بیٹے مکرم عبدالقدوس تاثیر صاحب ٹورانٹو' مکرم عرفان احمد نور صاحب ٹورانٹو' اور عبدالحی خان تاثیر صاحب کراچی اور تین بیٹیاں مکرمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ نائب مدیرہ مسرت ڈائجسٹ کراچی' مکرمہ امتہ الودود صاحبہ اور مکرمہ رفیعہ تاثیر صاحبہ چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

★......★......★......★

وقف جدید

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تعداد کے لحاظ سے بھی بہت برکت ملی ہے۔ میں پہلے بھی بارہا عرض کر چکا ہوں کہ وقف جدید کے تعلق میں تعداد بڑھانے کی طرف توجہ بہت زیادہ دیں۔

(خطبہ جمعہ 27- دسمبر 1996ء)

خصوصی درخواست دعا

○ محترم سید احمد علی شاہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بہت ہی قدیمی اور جید عالم دین ہیں۔ اس سال کے شروع سے وہ مسلسل بیمار چلے آرہے ہیں اور کراچی میں اپنے بیٹے سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ کے پاس بغرض علاج گئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح محترم شاہ صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اس قدیمی مخلص عالم دین کے لئے درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بابرکت دراز عمر سے نوازے۔

ماہر امراض دل کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب 1-11-98 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت منداحباب سے گذارش ہے کہ وہ ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر مکرم ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروا لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب ولد غلام مصطفےٰ صاحب چیمہ (حال جرمنی) بعارضہ قلب اور ہائی بلڈ پریشر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم سلیمان شہر خان صاحب کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار صاحب سمن آباد لاہور کی والدہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بیمار ہیں۔

○ مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت لاہور بیمار ہیں۔

○ مکرم منور علی چوہدری قائد ضلع لاہور کے بازو میں ابھی تکلیف ہے۔ مکمل آرام نہیں آ رہا۔

○ مکرم ٹھیکیدار محمد شریف صاحب صدر حلقہ مصری شاہ لاہور بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم خالد احمد ولد مالی عبدالغفور صاحب ساکن دارالیمن غربی ربوہ اپنڈکس پھٹ جانے کی وجہ سے کل مورخہ 22-10-98 وفات پا گئے۔ اگلے روز نماز فجر کے وقت جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو ان کی بیمار والدہ بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم حنیف احمد محمود صاحب بابت ترکہ مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی)

مکرم حنیف احمد محمود صاحب C/O-A/115 علامہ اقبال روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ۔قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا قطعہ نمبر 12/13 دارالصدر جنوبی ربوہ برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ ایک کنال میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ صادقہ پروین صاحبہ (بیٹی)
2۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم مجید احمد بشیر صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ مبارکہ امینہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم مظفر احمد مبشر صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم نعیم احمد صدیق صاحب (بیٹا)
8۔ مکرم فہیم احمد فاروق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

○ (محترمہ زبیدہ رفیق صاحبہ بابت ترکہ مکرم ملک رفیق احمد صاحب)

محترمہ زبیدہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم ملک رفیق احمد صاحب (معلم اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ) ساکن مکان نمبر 5/48 دارالعلوم وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر ۔قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان / قطعہ 5/48 محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلے 7 مربع فٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثا کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ زبیدہ رفیق صاحبہ (بیوہ)
2۔ محترمہ سعدیہ ماہ آفریدہ صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم میزان الحق ارقم صاحب (بیٹا)
4۔ محترمہ نادیہ شمس آفریدہ صاحبہ (بیٹی)
5۔ محترمہ عاصمہ انجم آفریدہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم شان الحق صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم برہان الحق خان صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

گمشدگی سائیکل

○ گذشتہ جمعہ بیت الاقصےٰ سے ایک عدد چائنا کی سائیکل گم ہو گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر الفضل یا دفتر صدر عمومی پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 23- اکتوبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 32 درجے سنٹی گریڈ
24- اکتوبر۔ غروب آفتاب 5-29
25- اکتوبر۔ طلوع آفتاب 6-17

عالمی خبریں

اسامہ کو افغانستان بدر کرنے کا مطالبہ

امریکہ اور طالبان کے درمیان اعلیٰ سطحی مذاکرات میں امریکہ نے اسامہ بن لادن کو افغانستان سے نکالنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ افغان لیڈر عبدالحکیم مجاہد نے بتایا ہے کہ اسامہ نے مستقبل میں مناسب رویہ اپنانے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ طالبان کو اس وقت تک عالمی سطح پر تسلیم نہیں کریں گے جب تک وہ عورتوں کے حقوق کی نفی اور منشیات کی تجارت بند نہیں کریں گے۔

اسامہ پر الزامات

امریکہ نے تنزانیہ اور کینیا میں امریکی سفارت خانوں کے باہر ہونے والے دھماکوں کے الزام کے بعد اسامہ پر امریکی عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں ہونے والے بم دھماکے کا الزام بھی اسامہ پر لگا دیا ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ دھماکے میں اسامہ اور ان کے ساتھی ملوث تھے اسامہ کی تنظیم کی جڑیں بروکلین تک پھیلی ہوئی ہیں۔

امریکہ کی سربوں کو دھمکی

امریکہ کے نمائندے رچرڈ ہالبروک نے سربیا کے صدر ملاسووچ سے کہا ہے کہ اب مزید مذاکرات نہیں ہوں گے۔ سربیا ڈرامائی نتائج کے لئے تیار رہے۔ سرب فوجوں نے سلامتی کونسل کی قرارداد پر ابھی تک عمل نہیں کیا۔ آئندہ چھ روز تک صورت حال نہ بدلی تو ڈرامائی نتائج ناگزیر ہو جائیں گے۔ نیٹو افواج کارروائی کے لئے تیار ہیں۔ سربوں کے لئے ابھی بھی راستے کھلے ہیں تاہم وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے واضح رہے کہ نیٹو نے سلامتی کونسل کی قرارداد پر عمل درآمد کے لئے 27- اکتوبر کی ڈیڈ لائن مقرر کر رکھی ہے۔

صدر حبیبی کا انکار

انڈونیشیا کے صدر یوسف حبیبی نے طلباء کے حکومت مخالف مظاہروں کے باوجود مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے انہوں نے کہا کہ اگر استعفیٰ کے مطالبہ پر سر جھکا دیا تو ملک میں جمہوری عمل منہ کے بل جا گرے گا۔

جنوبی ہندو بنانے پر احتجاج

بھارتی ذرائع ابلاغ نے اس بات پر احتجاج کیا ہے کہ بی جے پی نے طالب علموں کو جنوبی ہندو بنانا شروع کر دیا ہے حکومت نے پرائمری تعلیم عام کرنے کی بجائے تعلیمی اداروں میں سیکولر نصاب کی جگہ ہندو نظریات پر مبنی نصاب مسلط کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔

ایران سب سے بڑا خطرہ

امریکی فوج نے ایران کو سب سے بڑا خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ روایتی جنگ کے لئے ایران کی زمینی فوج انتہائی موثر ہے۔ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ ایران نے خلیج کو سیل کرنے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔

مشرق وسطیٰ مذاکرات

مشرق وسطیٰ کے بارے میں امریکہ کی میزبانی میں فلسطین اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات ایک دفعہ ناکام ہونے کے بعد دوبارہ شروع ہو گئے۔ آخری دور میں سیکیورٹی کے مسائل پر تصفیہ ہونے کی خبر ملی ہے۔

ملکی خبریں

حکیم سعید کا مبینہ قاتل گرفتار

کراچی میں ایم کیو کے ٹھکانوں پر چھاپے مارنے کے بعد حکیم سعید کا مبینہ قاتل گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والا عامر اللہ متحدہ قومی موومنٹ کا جوائنٹ سیکٹر انچارج ہے۔ ملزم نے واردات کا اعتراف کر لیا۔ عامر اللہ کو ایم کیو ایم کے مرکز زیرو نائن کے نزدیک پکڑا گیا۔ قتل میں اس کے ساتھ سابق اے ایس آئی نوشاد اور دیگر افراد شامل تھے۔ واردات کی کمان نوشاد کے حوالے تھی جسے تنظیم میں ڈپٹی نوشاد کہا جاتا ہے۔ نوشاد کو پیپلز پارٹی کے دور میں گرفتار کیا گیا تھا۔ مگر بعد میں اسے چھوڑ دیا گیا۔ عامر اللہ لیاقت آباد کے 85 لڑکوں کا کمانڈر ہے۔ نوشاد وغیرہ پنجاب کے راستے علاقہ غیر میں منتقل ہو چکے ہیں۔ کراچی پولیس سی آئی اے اور انسداد دہشت گردی ونگ نے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر متحدہ کے درجنوں کارکن گرفتار کر لئے۔

ایم کیو ایم کی اطلاع

حکیم سعید کے مبینہ قاتل عامر اللہ کی گرفتاری کے فوراً بعد متحدہ کی رابطہ کمیٹی کے رکن شعیب بخاری نے وزیر اعلیٰ ہاؤس فون کیا اور بتایا کہ عامر اللہ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔

610 پاکستانی روس کے حوالے

افغانستان میں لڑنے والے 610 پاکستانی روس کے حوالے کر دیئے گئے ہیں' حزب وحدت کی جیل میں قید متعدد پاکستانی ... کر دیئے گئے۔

واپڈا فوج کے حوالے

پانی و بجلی کے وفاقی وزیر گوہر ایوب خان نے کہا ہے کہ واپڈا کے دیوالیہ ہونے کا خطرہ ہے۔ واپڈا کو فوج کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔ ساتوں الیکٹرک سپلائی کمپنیوں اور کے ای ایس کو کچھ عرصہ کے لئے ایک بریگیڈیئر کی نگرانی میں دے دیا جائے گا۔

واپڈا کا شدید مالی بحران

وفاقی وزیر گوہر ایوب نے بتایا ہے کہ واپڈا نے شدید مالی بحران کے باعث حکومت سے ایک ارب 26 کروڑ روپے طلب کئے ہیں مطلوبہ رقم نہ ملی تو بجلی کا نظام شدید متاثر ہو گا۔ اور ملک کا ساٹھ فیصد حصہ تاریکی میں ڈوب جائے گا۔

ملک کو غیر مستحکم کرنے کی سازش

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ حکیم سعید کا قتل ملک کو غیر مستحکم کرنے کی گہری سازش ہے کراچی کو دوبارہ روشنیوں کا شہر بنا دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں دہشت گردی اور بے روزگاری کو ختم کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ عوام کی محبت کے سامنے سیکیورٹی کی کوئی حیثیت نہیں۔

دیامر ڈیم کی تعمیر

حکومت نے بجلی کی کمی پوری کرنے کے لئے بھاشا ڈیم جسے اب دیامر ڈیم کا نام دیا گیا ہے تعمیر کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ مشینری موقع پر لے جا کر فوری طور پر تعمیر کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اس ڈیم سے تین ہزار تین سو ساٹھ میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔ اور 7ء3 ملین ایکڑ فٹ پانی جمع ہو گا۔ دس سال میں مزید ڈیم تعمیر نہ کئے گئے تو فصلوں کو شدید نقصان پہنچے گا۔

ثبوت فراہم کریں

ایم کیو ایم کے اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ متحدہ پر حکیم سعید کے قتل کا الزام لگانے والے ثبوت فراہم کریں ثبوت نہ دینے سے شک ابھرے گا کہ حکیم سعید کے قاتل وہی لوگ ہیں جو اپنے مذموم مقاصد کے لئے اخبارات کو استعمال کر رہے ہیں۔ رابطہ کمیٹی نے چھاپوں کا سلسلہ ختم کرنے اور گرفتار شدگان کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔

جان نہیں عوام عزیز ہیں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ مجھے اپنی جان نہیں عوام عزیز ہیں۔ کراچی میں لوگوں کو دور کھڑا کرنے پر وزیر اعظم ناراض ہو گئے۔ انہوں نے عوام کو قریب بلایا۔ عوام نے نواز شریف زندہ باد کے نعرے لگائے۔ وزیر اعظم نے ان کے مسائل سنے۔ انہوں نے کہا کہ ایجنسیاں پیچھے پڑی ہیں مگر پرواہ نہیں اپنا کام کروں گا۔ ایٹمی دھماکے اور بجلی کے نرخوں میں کمی عوام کی خدمت کے ثبوت ہیں۔

شہزادہ عبداللہ کا دورہ

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ کے پاکستان کے دورے کے دوران کئی معاہدوں پر دستخط ہونگے وہ وزیر اعظم سے بند کمرے میں ملاقات کر کے اہم مذاکرات کریں گے۔ سعودی ولی عہد کا استقبال صدر اور وزیر اعظم خود کریں گے۔

بات چیت جاری ہے

وزیر اعظم کے مشیر خزانہ حفیظ پاشا نے کہا ہے کہ آئی ایف ایم اور عالمی بنک سے قرضے کے لئے بات چیت جاری ہے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ سنز ری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ برادرز فون 213156

• ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ایئر کنڈیشنرز
ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ مسجد عالی بلڈنگ (پہلا گراؤنڈ)
فون: 7223228 7357309 لاہور

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات، گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز
خالی ڈبیاں اور ڈراپرز بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 771 - 213156 -★- FAX (4524) 212299